لَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

رجب — موجہ ۲ — شمارہ ۵ — سنہ ۹۵ — جلد ۷

منشور محمدی

۹۵

۱۲

منشور محمدی ست صادق بزبان — منشور محمدی ست ناطق بزبان

منشور محمدی ست واثق بفضل ربان — منشور محمدی ست لائق بفضل ربان

منشور رسولان همه محتاج بخاتم — باخاتم و مهر آمده منشور محمد

توریت بلا توریه انجیل بتجیل — گویان صفت و سیرت مبرور محمد

فرمان رسولان ساخته مرفوع — توقیع خطابت منشور محمد

توریت و هم انجیل بر افتاد ز تجیل — چون گشت علم ریت منشور محمد

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراة ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چھ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعلام فرماویں اور اگر کچھ نوشت خواند و تحریر مضامین و اخباری وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ توث یا منی آرڈر یا نوٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

تضمین بیت سعدی رح

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی	وصف جسکی جناب باری ہی	ثنای تو طه و طسم	خطاب تو یاسین و خلق عظیم
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم	وصف جسکی نبی شافع عالم	بیار دل او بباغ نعیم	حریص علیکم رؤف الرحیم
نام سے جسکے آج کل منشور	اہل باطل پہ ہو گیا منصور	شفیع مطاع نبی کریم	
ہی یہہ منشور بادشاہ امم	جلوہ افروز جملہ عالم	قسیم جسیم نسیم و سیم	
اسمیں اثبات دین ہی کامل	رد شبہات کجرو و جاہل	حبیب خدا رحمت دو سرا	بود وصف تو سورہ ہل اتا
اسکے انوار سے یہہ ہی عجب	شمس گمت گھٹ کے گرہنے کو کب	سزاوار شان تو قل انما	رخ روشنت شرح شمس الضحی
شمس تابان کو جب کرے مستور	کیوں نہ کوکب کو وہ کرے بے نور	شفیع مطلع نبی کریم	
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان	ظلمت افشان بنے ہی نور افشان	قسیم جسیم نسیم و سیم	
اسکے دل سے ہیں سب تمنائی	چاہتے سب ہیں ایک عیسائی	همان شب که شد سوی عرش المجید	شبی بود خرم تر از روز عید

ابرم ندی کے جاری ہی اسکا نام اڈونس بھی ہے
اسکا پانی سال بھر مین ایک دن سرخ ہوجاتا ہی وہان
کے آدمی جہالت کے سبب سے یہہ کہدیتے ہین کہ پہلے زمانہ
مین اڈونس نام ایک شخص کو سگار کھیلتے ہوے سوارے
ہلاک کردیا تھا اوسی کا خون سال بھر مین ایک دفعہ اس
ندی مین آتا ہی مگر اصل اسکی فقط اتنی معلوم ہوتی ہے
کہ اسکے کنارے پر کسی جگہہ گیرو کی کان ہوگی جب پانی
وہان پہونچتا ہوگا گیرو کا کل ذخیرہ پانی کو سرخ کردیتا
ہوگا اور وہ اوپر کے اجزا ایک ہی دفعہ زایل ہوجاتے
ہونگے - دیدسی نام کی جھیل فلسطین کے حصہ جنوبی مین
واقع ہی اسکا طول بچاس میل کے قریب ہی اسکو بحر لوط
بھی کہتے ہین پانی اسکا بالکل شور ہی اسکے گرد پہاڑ بالکل
اوجاڑ ہین کہ اون مین نام کو بھی درخت نہین معلوم
ہوتا کیا عجب تاثیر ہی کہ نہ تو اس جھیل کے گرد کوی درخت
اوگتا ہی اور نہ اس جھیل مین کوی جانور زندہ رہتا ہی
شام کا ملک دریاے فرات اور مدی ترینین کے
درمیان واقع ہی اوسیکے حصہ جنوبی مین فلسطین ہے
جہان سے عیسائی مذہب کی بنیاد پڑی اور جسے عیسائی
لوگ پاک بوم بولتے ہین - فرات کے مشرق مین دیار
بکر سے اوسکا حصہ جنوبی عراق عرب اور حصہ شرقی
گردستان کہلاتا ہے اور اوسکے جانب شمال ارم
کا علاقہ ہی جسے انگریز لوگ ارمینیا کہتے ہین ایشیاے
روم مین پہاڑ کثرت کے ساتھ ہین اور میدان بہت
کم ہی - شام کے گوشہ جنوب و مشرق مین ریگستان ویران
عظیم الشان ہی آب و ہوا خوب معتدل ہی لیکن سب
جگہہ یکسان نہین - بلند پہاڑون پر سردی پڑتی ہی اور وہ
برف سے مستور رہتے ہین - ریگستان مین باد گرم چلتی ہی
وہان کے لوگ بڑے کاہل اور غلیظ ہوتے ہین یہی تو
سبب ہے کہ وہان وبائین بہت آتی ہین یہان زلزلہ
بھی اکثر آیا کرتے ہین - زمین یہان کی بارآور ہے
مگر کس کام کی جب آدمی وہان کے محنتی نہین یہان جو
گیہون مکی روئی تماکو - قہوہ - افیون مصطکی
زیتون انگور ثعلب مصری وغیرہ اشیاء کثرت
سے ہوتی ہین وہان کی بکریون کے بالون سے ایک
قسم کا پشمینہ حاصل ہوتا ہی اور ریشم بھی وہان کی
پیداوار ہے - گدہا - گھوڑا - شتر - خچر بہیڑ بکری شغال
وغیرہ جانور یہان بہت ہوتے ہین ایک اور نئی بات
ملاحظہ کیجئے - ملخ کا لشکر عرب کے میدانون سے مثل ابر محیط
زراعت کو غارت کرتا ہی ہوا مین وہان مشرق اور
جنوب کی چلتی ہین جس سے وہ تدی دل سمندر مین غرق
ہوجاتا ہے کیا خدا کی قدرت ہی کہ اگر ہوا سے مذکور
نہ چلے تو یہ تدیان پھیل کر تمام مخلوق کی زراعت اور
نباتات کو چاٹ جائین اس ملک مین بہت بڑے
تانبے کی کان ہے - روڈس اور پیرس کے جزایر
مدی ترینین مین اسی سلطنت کے ماتحت ہین یہہ وہی
روڈس ہے کہ جہان بندر پر کسی زمانہ مین ایک سکل

برچی ستر ہاتھ بلند ایستادہ تھی اوسکے پانو کے بیچ مین سے
جہاز بادبان اوڑتے چلے جاتے تھے - سپرس کو کبرس بھی
کہتے ہین - اس ملک کے آدمی ترکمان یونانی ارمنی گرد
عرب - مسلمان - اور اکثر عیسائی ہین - زبانین ترکی -
یونانی - شامی - عربی - ایرانی - ارمنی سب بولی جاتی ہین
اشیا مین دہان پارچہ ریشمین قالین اور چمڑے
نہایت خوب تیار ہوتے ہین اور اور ملکون کو بھی یہہ روانہ
کئے جاتے ہین - بغداد حلب دمشق - ارض روم - سمرنا
بصرہ - موصل بیت المقدس - اس ملک مین نامی شہر
ہین - بغداد ۳۳ - اور ۲۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۴۴ درجہ
۲۴ دقیقہ طول شرقی مین دجلہ ندی کے دونون کنارون
پر واقع ہی سنہ ۱۶۲ھ مین عباسؓ کے پوتے کے بیٹے خلیفہ
منصور نے اوسے اپنا دارالسلطنت قرار دیا تھا - یہہ عباسؓ
موصوف حضرت رسول خدا محمدؐ کے چچا تھے پھر منصور کے
جانشینون کے عہد مین جنکے نام کا خطبہ دریاے گنگا سے
لیکر دریاے نیل بلکہ اٹلانٹک سمندر تک پڑہا جاتا تھا
اونہون نے ایسی ترقی پائی جسکا کیا بیان کیا جاوے اس شہر
مین اب اسی ہزار کے قریب آدمی بستے ہین سنہ ۱۲۵۸ھ مین
چنگیز خان کے پوتے ہلاکو نے وہان کے خلیفہ مستعصم باللہ
کو قتل کر ڈالا اور شہر کو دہری دہری کرکے لوٹا سنہ ۱۶۳ھ
مین چوتھے مراد روم کے بادشاہ نے فوج کشی کی - اور ۲
لاکھہ فوج کو بھیجکر اپنا قبضہ کرلیا - حلب بغداد سے چار سو
پچہتر میل مایل گوشہ مغرب و شمال واقع ہی یہہ شہر
اٹھہ میل کے گرد مین آباد ہے اور ۲ لاکھہ ۵۰ ہزار آدمیون
کی اوسمین آبادی ہے یہہ بڑی تجارت کی جگہہ ہے اوسکے
مسجدون کے سفید سفید مینارا اور گنبد بڑے بڑے سروکے
درختون مین نہایت زیب اور خوشنما معلوم ہوتے ہین
یہان کے بازار عجیب قسم کے ہین یعنے اوپر سے پٹے ہوے ہین
اس سے بارش اور آفتاب کی دہوپ کا بڑا بچاؤ رہتا ہی
روشنی کے لئے دونون طرف دریچے کھلے ہوے رہتے
ہین - کسی زمانہ مین دمشام کا دارالخلافہ تھا - دمشق
بغداد سے چار سو پچہتر میل جانب مغرب واقع ہی - اسکے
گرد کوہستان ہی بیچ مین ایک پرفضا قطع باغات سے
دہکا ہوا ہی اوسمین یہہ آباد ہی یہہ شہر دریاے
بازفا کے دونون کنارون پر واقع ہی اوسکی آبادی
دو لاکھہ آدمیون کی ہی اسکے پچاس میل پرے جانب
شمال و مغرب ایک شہر بعلبک نامی ہی وہان بعل
دیوتا یعنے آفتاب کا ایک مندر قدیم نہایت عجیب و ویران
پڑا ہی اوسکے سنگ مرمر کے ستون کی بلندی دیکھکر
عقل دنگ ہوجاتی ہی ہی ایک پتھر اسکے ستون کا جو
نیچے پڑا ہوا ہے ۷۰ فٹ لمبا اور ۱۴ فٹ چوڑا ہی اور
۱۴ ہی موٹا ہے نہین معلوم اتنے بڑے بڑے پتھرون
کو کیونکر چڑہایا اور اٹھایا ہوگا -

ارض روم بغداد سے ۵۲۵ میل طرف گوشہ مغرب و
شمال کے واقع ہی یہہ ارم کے علاقہ مین ہی اور سمرنا حد
غربی پہ بحر اعظم کے کنارہ پر واقع ہی ان دونون شہرون

مین لاکھہ لاکھہ آدمیون کی آبادی ہی اسی بصرہ مین گلاب
کا عطر نہایت عمدہ بنتا ہی - بغدادی شاط العرب کے دہنے
کنارے پر آباد ہی یہہ تجارت کی اچھی جگہہ ہے آدمی یہان
قریب ۶۰ ہزار کے ہونگے اسکے مقابل ہی مین جو موضع تو تبا
آبادہی اوسمین نینوہ کے قدیم شہر کا نشان ہلتا ہی یہہ
وہی نینوہ ہی کہ جو پہلے ۶۰ میل کے گردی مین آباد تھا -
بیت المقدس کو انگریز لوگ جروزلم یا اور شلیم کہتے ہین
فلسطین یعنے کنعان کے علاقہ وبدی جبیل اور میدی ترشین
کے درمیان واقع ہی یہہ شہر پہاڑون سے محصور ایک اونچے
سے میدان مین آباد ہی اسکی آبادی تیس ہزار آدمیون کی
ہی - یہی شہر پیغمبر سلیمان کے باپ داؤد کا پای تخت تھا اور
اسی جگہہ حضرت عیسی مسیح صلیب پر کھینچے گئے اور اسی جگہہ عیسی
مسیح کا روضہ ہی وہان سے چھہ میل پرے جنوب کیطرف
بیت اللحم ہی اسی جگہہ حضرت عیسی پیدا ہوے تھے - بابل مرا
جسکو سلیمان نے بنایا تھا اسکو مذبور بھی کہتے ہین یہہ بغداد
سے ۲ سو میل جانب مغرب واقع ہی یہانکے جنگلون مین پانی
بڑی مشکل سے ملتا ہی اور درخت تو یہان نام کو بھی نہین
اسکو آباد ہوے ۲ ہزار ۸ سو ۵۸ برس کا عرصہ گذرا ہی -
شہر مذکور کی جگہہ اب کھنڈر پڑے ہوے ہین جہان آدمی
کا گذر بھی اب نہین ہوتا صاف اور شفاف ستون ہاے سنگ
مرمر تارکے درختون کے مانند گویا جنگل کے جنگل کہڑے
ہوے ہین - ان عمارات مہندمہ مین سلیمان کا بنایا ہوا
ایک آفتاب کا دیوالا اب بھی قابل دید ہی - بغداد سے

۵۰ میل پرے جانب جنوب واقع ہی - یہہ شہر فرات
کے جنوب مین واقع ہی بابل کے قدیم شہر کا یہی نشان دیتا ہی
اور مسلمان اور فرنگی دونون کہتے ہین کہ دنیا مین سب سے
پیشتر وہی آباد ہوا تھا اور نمرود نے اسکو ہی اپنا پای تخت
بنایا تھا جب کبھی یہہ شہر آباد تھا تو بڑی رونق رکھتا تھا
۶۰ میل کے گرد مین آباد تھا - وقت چوڑی اور سو پچاس فٹ
بلند اسکی شہر پناہ تھی اوسکے گرد بڑی خندق بھی تھی - اگر شہر
کے اندر سارے سات میل کے گردے مین محلسرا بادشاہی
تھا جو اپنی عمدگی مین لاثانی تھا باغ جو محل کے اندر تھا اسکا
پشتہ بہت ہی بڑا تھا جسکے اوپر سے شہر کی سیر ہوتی تھی اگر
شہر کو بادشاہ کیخسرو ایران کے بادشاہ نے یورش کرکے غارت
کیا تھا - کربلا بغداد سے ۵۰ میل پرے بطرف شمال و مشرق
دریای فرات کے پار واقع ہی وہان محمد رسول اللہ کے
نواسے حسین رض کو سفاکون نے شہید کیا تھا - دارد نیلز بڑی
مشہور جگہ ہی اسکے کناری ۲ ہزار ۷ سو برس گذرے لڑائی
کا بڑا مشہور قلعہ تھا جسے یونانیون نے بارہ سال کے محاصرہ
مین فتح کیا تھا - اس یادگار جنگ کا حال ہومر شاعر نامی نے
بڑی طوالت کے ساتھہ لکھا ہی جس سے اس معرکہ کا حال
بالتشریح معلوم ہوتا ہی یہان سے دیدہ سو میل پرے مشرق
کیجانب ایک چشمہ برسا نامی ہی جسمین سے گرم پانی نکلتا ہی
غسل کے واسطے یہان بڑے حمام بنے ہوے ہین -
غرضکہ لوگ دنیا مین آئے اور اپنا یادگار چھوڑ گئے جو ہم پسماندون کے واسطے حسرت کے نمونے ہین - سدا نام رہے اللہ کا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

ہر کجا کام پاک و سفید | پدید آمد آنجا مقام حمید
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

ز عرش برین تا بفرش زمین | ہمہ عالم نور گشتہ بالیقین
ملائک جلو ریز و خدمت گزین | بدل حبذا بر زبان آفرین
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

خوش از پردۂ وحدت آہنگہا | شنیدہ بصد ساز فرہنگہا
دوی بود زان پردہ فرہنگہا | دران پردہ نی رنگ نیرنگہا
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

صف انبیا در رہش ہمرکاب | جبین سای نقش قدم بہ شتاب
رفیقش زمین و زمان بہرہ یاب | بدین استان تر زبان شیخ و شاب
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

قدت سرو باغ بہشت برین | رخت رو کش حسن مہر مبین
سر چشم تو دیدۂ حور عین | لبت رشک قوت و لعل یمین
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

چو فرمود گلگشت باغ جنان | نہادند سر بر قطات کثیبان
چہ رضوان چہ غلمان ہمہ یکزبان | شدند این چنین این چنین نغمہ خوان
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

نشان تو نا فتحنا مبین | خطاب تو ہان سید المرسلین
ہم از اول و آخرین بہترین | ز خلق تو شد دنیا و دین
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

چو وا شد برخ زلف عنبر فشان | شب قدر و نوروز شد توامان
ز قدوسیان فلک تا گہان | ہمی آمد این نغمہ و لستان
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

ندانند کسے جز خدا جاہ تو | ملک سر کند خم بدرگاہ تو
رہ حق بود سر بسر راہ تو | دو عالم مطیع و ہوا خواہ تو
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

زہی عظمت و شوکت و برتری | بتو گفتم گرید پیغمبری
ترا دادا یز چنین سروری | کہ جبریل دل دادہ چاکری
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

سوار جہانگیر یکران براق | چو بگذشت از قصر نیلی رواق
ندای وصال آمد و شد فراق | بپے دیدار ہر دو سو اشتیاق
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

تو فرمود ایزد حبیب | کہ مشکلت نبات خدا شد فریب
خوشا رفعت جاہ اوج نصیب | پی منکرین این حکایت عجیب
شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

قسیم جسیم نسیم و سیم

شد دستم بدام معانی اسیر
درین پای بندم تو شد دستگیر
تو شاہ غنی من فقیر حقیر
کدام ستا جز تو تبشیر و نذیر

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل
شد اعجاز را سوی جنت دلیل
کہ ہستی برای شفاعت کفیل

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم و سیم

جواب الجواب لالہ ہرپرشاد عیسائی

مطبوعہ نور افشان نمبر ۵ جلد ۳
مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۷۸ء عیسوی

بجانب حاتم علی واعظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی جناب محمد شریف صاحب سلامت

بعد تسلیم التماس یہہ ہی کہ یہہ چند سطرین لفظ بلفظ درج اخبار فرماکر ممنون فرمائے۔

چند احباب اخبار نور افشان نمبر ۵ جلد ۳ مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۷۸ء کو دیکھہ رہے تھے اور مین بھی اوس جلسہ مین شریک تھا کہ نظر میری صفحہ ۲ کالم ۲ پر جا پڑی دیکھتا کیا ہون کہ شاہ شیر علی صاحب واعظ الہ بادی کے جواب الجواب کا لالہ ہرپرشاد عیسائی نے جواب تحریر فرمایا ہے قبل دیکھنے تمام و کمال تحریر لالہ صاحب کے مین نہایت خوش ہوا کیونکہ مین نے وعدہ کیا تھا کہ شاہ صاحب کے جواب الجواب کا جواب لکھے اوسکو نور افشان مین چھپوادے مین اسکا جواب اخبار گہربار منشور محمدی مین چھپاونگا۔ مگر جب مین نے اول سے آخر تک تحریر کو جناب لالہ صاحب کے دیکھا تو جسقدر کہ خوشی ہوی تھی اوس سے زیادہ رنج ہوا کیونکہ جن حضرات نے اخبار منشور محمدی نمبر ۱۹ مورخہ ۷ جولائی و نمبر ۲۰ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۷۸ء کو۔ اور اخبار نور افشان مورخہ ۳۰ اگست کو ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ اوسپر مثل آفتاب نیمروز کے روشن ہوگیا ہوگا کہ لالہ صاحب نے شاہ صاحب کے جواب الجواب کا جواب تحریر کیا یا منہ چڑایا ہے اور اپنے رسوائی کا ڈنکا بجوایا ہی غرض بعد سیر تمام اخبار کے احباب جلسہ نے خاص کر جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب واعظ نے فرمایا کہ تو اسکا جواب لکھہ مین نے عرض کیا کہ آپ ہی انصاف کرین لالہ صاحب کی تحریر اس قابل ہی کہ مین اسکا جواب لکھون شیخ صاحب نے فرمایا کہ واقعی تحریر لالہ صاحب کی قابل اسکے نہین کہ اوسپر توجہ کی جاوے مگر اونکے غلطیون سے انکو آگاہ کرنا ضرور ہی پس یہہ تحریر میری صرف حکم احباب کے بجالانے ہی ورنہ لالہ صاحب کی تحریری قابل اسکے نہ تھی کہ اسکا جواب لکھا جاتا **قال** بملاحظہ پرچہ **منشور محمدی نمبر ۲۰** مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۷۸ء کے معلوم ہوا کہ جناب **نصیر الدین محمد** صاحب نے بغیر سوچے سمجھے فخر کا جامہ پہن لیا اور اسکو پہن کر اپنے کو

یون ظاہر کیا کہ ہمچنان دیگری نیست اونکو لازم تھا کہ اس معاملہ کو دریافت کرکے ایسا بڑا بول بولتے انتہیٰ ملخصًا - اقول وباللہ التوفیق معلوم نہین کہ اس تحریر کے وقت آپ اپنے ہوش مین تھے یا پوٹ دین نے آپکے دماغ کو خراب کر رکھا تھا۔ آپ کا یہہ تحریر فرمانا کہ جناب نصیر الدین محمد نے بغیر سمجھے بوجھے فخر کا جامہ پہن لیا لالہ صاحب یہہ تو فرمائیے کہ نصیر الدین محمد کون صاحب ہین اور کہان رہتے ہین اگر شہر مین اس نام کا کوی نہین ہی یہہ تحریر آپکے دو حال سے خالی نہین یا تو آپ نے حالت نشہ مین یہہ سب کچہ لکھا ہی یا جناب نصیر الدین محمد صاحب نے کسی وقت مین آپ کو نیچا دکھایا ہے کہ آپ اوسکا بجا را سوقت نکالتے ہین ہان لالہ صاحب اب مین جناب نصیر الدین محمد صاحب کو سمجھا واضح ہو کہ جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی نے بعد اختتام جواب الجواب شاہ شیر علی صاحب کے جملہ دعائیہ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد لکھا ہی اوسکو لالہ صاحب نے ایک شخص کا نام تصور کیا اور یہہ سمجھے کہ اس جواب الجواب کے چھپوانے والے نصیر الدین محمد ہین کیا خوب اور بہت خوب - برین عقل و دانش بباید گریست ہزار آفرین ہزار آفرین ہی کیون لالہ صاحب ایسی سمجھ اور لیاقت پر آپ شاہ شیر علی صاحب سے بحث کرنے پر طیار ہین مین حیران ہون کہ لالہ صاحب نے الہ باد کے اسکول علم الٰہی مین اگر کچہ پڑہا یہہ تو وہی مثل ہوی کہ بارہ برس دہلی مین رہے اور پہاڑ جہونکا کئے ای جناب اوس جواب الجواب کو مین نے چھپوایا ہی اور آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہی کہ بغیر سمجھے فخر کا جامہ پہن لیا لالہ صاحب آپ کو لازم تھا کہ شاہ صاحب کے سوالون کا جواب یعنے نبوت مسیح و نجات پانا شیطان کا ثابت کرکے اوس محرر کے جامہ کو آپ ہی زیب تن فرماتے اور جو آپنے ہمچو من دیگری نیست کو ہمچنان دیگری نیست لکھا ہے - یہہ تو فرمائیے اسکے کیا معنے ہین کیا آپ کو پہلے اسکول علم الٰہی مین یہی سبق پڑہایا گیا تھا جو آپ کو خوب صحت کے ساتھہ یاد ہی - قال وہ کیا کرین دنیا کی رسم ہی کہ جب آدمی کھسیانہ ہوجاتا ہی تب کچہ اونچ اونچ سوچنے کا خیال کرکے جو جی مین آتا ہی بک اٹھا کرتا ہی مثل مشہور ہی کہ کھسیانہ بھانڈ دیوالے گایا کرتا ہی اقول یہہ تحریر آپ کی بجا و درست ہی کہ جب آدمی کھسیانہ ہوتا ہی تو ہوسکو کچہ خیال نہین رہتا جو جی چاہتا ہے بکتا ہے سو یہہ سب تحریر آپ کی آپ ہی پر صادق آتی ہی چنانچہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہی کہ بجای جواب شاہ صاحب کے جواب الجواب کے آپنے شاہ صاحب کو کنجڑے اور قصابون کا مولوی اور انکا ہمنشین تحریر فرمایا ہے اور جو آپ نے مثل تحریر فرمائی ہی کہ کھسیانہ بھانڈ دیوالے گایا کرتا ہے - اگے چلکر معلوم ہوگا کہ یہہ مثل کسپر صادق آتی ہے ہان لالہ صاحب یہہ تو فرمائیے کہ یہہ جو آپ نے لکھا ہے کہ دیوالے گایا کرتا ہے - آیا منجملہ اور راگون کے یہہ یعنے

دیوالے کسی راگ کا نام ہی کیونکہ اسوقت اس نام کا راگ کا
سننے مین نہین آیا اگر ہی تو اسکا موجد کون ہی اور آپ نے
اس راگ کو یعنے دیوالے گانا کس سے حاصل کیا ہی ذرا اپنے
استاد جی کا نام بھی لکھئے گا اور اگر الہ باد آنا ہو تو راگ
مذکور کے ہماری کان بھی مشتاق ہین سنا جائیگا مگر لالہ
صاحب اتنا تو ہین ضرور کہونگا کہ باوجود اسکے کہ آپ نے مذہب
اہلبی کو عرصہ ہوا ترک کر کے بطمع دنیا مذہب پولوسی اختیار
کیا مگر ہنوز ویسے دیوالے کا خیال نگیا **قال** صاف تو
یون ہی کہ عرصہ شاید دو سال سے زیادہ گذرا ہوگا کہ بندہ
واسطے **تعلیم** علم الٰہی کے مدرسہ الہ باد کو بھیجا گیا تھا
اتفاق سے شاہ شیر علی صاحب نے ایک خط میرے
پاس اس مضمون کا بھیجا کہ میرے پاس قریب **چالیس**
سوال کے موجود ہین اون مین سے دو سوال خدمت مین
بھیجتا ہون امید کہ جواب حاصل ہوگا **اقول** لالہ صاحب
آپ یہان کئے جھوٹھ بولے ہین **پہلا جھوٹھ** آپ
تحریر کرتے ہین کہ مین واسطے تعلیم علم الٰہی کے الہ باد بھیجا گیا
تھا سو یہہ بالکل غلط ہے **تعلیم** کے معنے سکھلانے کے ہین
اور آپ سکھلانے کو نہین بلکہ سیکھنے کو آئے تھے یہان
تو آپ نے بڑے دون کے لی **دوسرا جھوٹھ** آپ
تحریر کرتے ہین کہ اتفاق سے شاہ شیر علی صاحب نے
ایک خط میرے پاس بھیجا - سو یہہ بھی غلط ہی اتفاق کا
یہان کیا ذکر ہے شاہ صاحب نے جو دو سوال آپ کے
پاس بھیجے تھے وہ بموجب ارشاد آپ کے لکھے گئے تھے

اتفاق کا یہان کیا ذکر ہی - شاید آپ بھول گئے ہون مین
مین دوبارہ یاد دلاتا ہون چار بجے دن کو آپ سے اور
شاہ صاحب سے وجود شیطان مین بحث ہوئی تھی جب
آپ عاجز ہوے تو آپ نے شاہ صاحب سے یہہ کہا کہ
جو بات آپکو دریافت کرنا ہو آپ بذریعہ تحریر دریافت
کیجئے مین اسکا جواب دونگا پس شاہ صاحب نے دو سوال
آپ کے پاس بھیجے آپ نے اون سوالون کے جواب مین
جو کچھ تحریر فرمایا ناظرین اخبار پر ظاہر ہوگیا ہے **تیسرا**
جھوٹھ آپ کی یہہ تحریر کہ شاہ صاحب نے لکھا کہ میرے
پاس قریب چالیس سوال کے موجود ہین اون مین سے
دو سوال بھیجتا ہون - شاہ صاحب نے یہہ نہین لکھا کہ میرے
پاس چالیس سوال ہین یہہ بالکل اپکا دروغ بے فروغ ہی
قال سوال اول یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کے نبوت سوائے قرآن کے اور کس دلیل سے ثابت کرتے
ہو جو ثابت کرتے ہو اسکی کیا دلیل ہے **اقول** یہان آپ
نے اپنے قدما کی پیروی کی اور انکے روح کو خوب ہی خوش
کیا کہ شاہ صاحب کے سوال مین تحریف کی شاہ صاحب کا
سوال یون ہی - کہ حضرت عیسی کی نبوت قرآن کے سوا اور
بھی کسی دلیل سے جو ہر قوم کے لئے کفایت کرے ثابت
ہوسکتی ہی یا نہین **اب ناظرین اخبار** ملاحظہ
فرماوین کہ لالہ صاحب نے کسقدر شاہ صاحب کے سوال
مین تحریف کی ہے مگر ہمکو اسکی چندان شکایت نہین
کیونکہ لالہ صاحب اسقدر تحریف نکرتے تو ننگ خاندان کہلاتے

کیونکہ کل عیسائی ابتدائے زمانہ حضرت عیسی علیہ السلام
سے اسوقت تک بھی دستور ہی کہ جسکو وہ خدا کا کلام کہتے
ہین اوسمین کمی وبیشی کرنے سے باز نہین آتے **قال**
دوم سوال یہہ تھا کہ شیطان نجات پائیگا یا نہین اگر
پائیگا تو اسکی کیا دلیل نہ پائیگا تو اسکی کیا دلیل **اقول**
یہان بھی آپ نے سوال مین کمی وبیشی فرمائی ہی شاہ
صاحب کا سوال یون تھا شیطان نجات پاسکتا ہی
یا نہین چنانچہ اسیطور سے منشور محمدی مین شاہ صاحب
کے سوال چھپ بھی چکے اور آپ نے اونکو تسلیم بھی کرلیا اب
اگر کسی قسم کا آپ عذر کیجئے گا تو وہ لاتوجہ کے ہوگا **قال**
اس خط کے جواب مین مین نے یہہ گذارش کی کہ آپ کو
مناسب تھا کوی ایسے سوال کرنی جسسے مجکو اور آپ کو اور
اور لوگون بھی فائدہ پہونچتا اسکے تو تمام اہل اسلام
قایل ہین کہ حضرت عیسی نبی ہین کبھی نہین سنا کہ کسی
اہل اسلام کو اس مین شک ہو اگر کسی کو ہو تو بطریق
محمدی مذہب کے بھی اوسکو کافر کہنا چاہیے **اقول**
لالہ صاحب شاہ صاحب نے تو اسی طرح کے دو سوال کئے تھے
کہ اگر آپکے پاس اوسکا جواب ہوتا تو آپ کو اور اور
لوگون کو بھی فائدہ پہونچتا کیونکہ آپ لوگ حضرت عیسی کے
نبوت کے منکر ہین چنانچہ آیندہ ہم اسکو بدلیل منطقی
ثابت کرینگے اور اہل اسلام کے سوا اور قومین بھی آپ
ہی کے طرح منکر ہین پس اگر آپ کوی ثبوت نبوت کی
دلیل علاوہ قرآن کے بیان کرتے تو آپ کو یہہ فائدہ
ہوتا کہ آپ قرآن کے محتاج نہ رہتے اور غیر قومین جان تین
کہ ہان آپ کا مذہب قرآن کا محتاج نہین بلکہ آپکے جواب
سے ہم کو یہہ فایدہ ہوا کہ ہم نے یقین کرلیا کہ حضرت عیسی
کے باب مین جسقدر قرآن شریف مین ہی وہی حق ہے
اور جو کچھ آپ لوگ بیان کرتے ہین وہ کچھ نہین ہے کیونکر
جب آپ لوگ قرآن کو چھوڑ کر نبوت ہی نہین ثابت کرسکتے
تو الوہیت اور ابنیت کیونکر ثابت کرینگے اور غیر قومونکو
یہہ فائدہ ہوا کہ اونکو بھی اس امر کا یقین ہوگیا کہ عیسائی
مذہب بالکل کمزور ہی اور اوسکے اثبات کی کوی دلیل
نہین ہے اگر صحیح ہے اوسیقدر صحیح ہی جو قرآن مین مذکور
ہی اور عیسائیون کو یہہ فائدہ ہوا جو غیر معصیت ہی
اونہون نے آپ کی عاجزی دیکھکے اور یہہ سمجھکے
کہ فی الحقیقت عیسائی مذہب قرآن کا محتاج ہی آپکے
مذہب کو ترک کردیا چنانچہ اونہین مین سے ایک جناب
منشی شرف الدین صاحب ہین کہ مذہب پولوسی کو
چھوڑکے اب مذہب حق پر آگئے ہین اب آپ ہی انصاف
سے کہئے کہ شاہ صاحب کے سوال سے کیسا عمدہ فائدہ
ہوا **علی ہذا القیاس** شاہ صاحب کا **دوسرا**
سوال بھی نہایت عمدہ اور آپکے حق مین بہت
مفید تھا کیونکہ آپکے نجات شیطان کی نجات پر منحصر
ہی کیونکہ مسیح تو بقول آپ لوگون کے تمام دنیا کے گناہگارون
کے لئے کفارہ ہوے ہین سو آپ شیطان کی نجات
نہ ثابت کرسکے پس آپ کی نجات ہی محال ہے اگر آپ شیطان

کی نجات ثابت کرتے تو شاید کوئی شخص آپ کے مذہب کو کچھ حق سمجھتا مگر چونکہ آپ اسکو ثابت نکر سکے لہذا ثابت ہوا کہ آپ کا مذہب کچھ نہین ہی اور کوئی فہمیدہ آدمی آپکے مذہب کو بغیر طمع دنیا نہ قبول کریگا اور آپ کے مغالطہ مین نہ آئیگا اور جو غیر معصیت عیسائی ہین وہ آپ کے مذہب کو ترک کرکے مذہب حق کی تلاش کرینگے اب لالہ صاحب انصاف سے کہئے کہ شاہ صاحب نے آپکے جواب کا جواب الجواب کیسا عمدہ لکھا ہی کہ دو برس تک آپ کے سامنے اور آپ کے پیرو سرگردان رہے لیکن کسی کو ایک حرف بھی جواب لکھنے کی توفیق نہوی اور نہ کبھی ہوگی مگر ہان آپنے اپنی خجالت مٹانے کے لئے یہہ جواب لکھا ہے کہ آپ اوس گروہ مین شامل ہوجانین تو جواب دینے مین کچھ تامل نہین - سو آپ کی اس تعلیم سے شاہ صاحب حضرت عیسیٰ کی نبوت کا انکار نکرینگے بلکہ انسے تعلم کرنے والے کو ہم شیطان سمجھتے ہین - آپ البتہ مشن کی نوکری چھوٹ جانے پر جناب مسیح کا انکار کرینگے کیونکہ آپ کے بزرگون کی یہی روش تھی چنانچہ جناب **پطرس** نے حضرت کا تین بار بار عام مین انکار کیا ہی اور جناب پولوس تو خود ہی فرماتے کہ مین یہودیون کے درمیان یہودی سا ہوا تاکہ مین یہودیون کو حاصل کرون اور شریعت والون مین بھی ویسا ہی شریعت والا بنا تاکہ مین شریعت والون کو حاصل کرون اور مین بے شریعت والون مین بے شریعت والا ہوا اگرچہ مین خدا کے نزدیک بے شریعت والا نہین بلکہ مسیحی شریعت والا ہون تاکہ مین بے شریعت والون کو حاصل کرون مین کمزورون مین کمزور سا ہوا تاکہ مین کمزورون کو حاصل کرون مین سب لوگون کے واسطے سب کچھ بنا تاکہ مین ہر طرح سے کتنے کو بچاؤن الخ **پہلا خط کرنتی ۹ باب ورس ۱۹ سے ۲۲ تک**

مگر آپکے اس عاجزانہ جواب سے اتنی بات معلوم ہوی کہ شہادت قرآن کے سوا آپکے پاس اور کوئی دلیل اثبات نبوت حضرت عیسیٰ کے نہین ہی کیونکہ اگر کوئی دوسری دلیل آپکے پاس ہوتے تو آپ ضرور اوسے لکھتے اور اب ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ مسیح کی نبوت قرآن سے ہی اور قرآن سے آپ کو انکار ہی پس مسیح کی نبوت سے بھی آپ کو انکار ہی **قال** ناحق سرمغزی کرکے اوسپر ایک تمثیل لکھی کہ یہہ تو ایک ہی حیا کو لسون کی دلالی مین ہاتھہ اور منہہ دونون کالے **اقول** یہہ فقرہ جو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ناحق سرمغزی کرکے - اسکے کیا معنے ہین جب جواب لکھئے گا تو اوسکے معنے بھی ضرور تحریر فرمائیگا اور نسبت تمثیل کی آپ کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس تمثیل یعنے کو لسون کی دلالی سے ہاتھہ اور منہہ دونون کالے شاہ صاحب نے آپ کے نام سے لکھدیا ہی مگر آپ کے اور شاہ صاحب کے تحریر کے الہ باد مین آپ ہی کے ہم مذہب دو شاہد ہین ایک منشی قاسم علی دوسرے منکم صاحب پس میرے نزدیک

مناسب یہہ ہی کہ اس امر کا فیصلہ اس طور پر کیا جاے
کہ دیری صاحب متہم نہ ہون کہ جنہون نے لالہ صاحب کے
جواب کو اپنے اخبار مین جگہہ دی ہے ایک خط منشی قاسم علی
و ملکم صاحب کو لکہکر دریافت کہ آیا مثل مذکورہ کو لالہ صاحب
نے اپنے جواب مین جو شاہ کو بہیجا تہا لکہی تہی یا نہین اگر
دیری صاحب اس امر کو دریافت نکرینگے تو اونکو لازم ہی کہ
ایسے جہوٹے آدمی کی تحریر کو اپنے اخبار مین جگہہ ندیا کرین
کہ جو ایک عبارت کو لکہے اور جب اوسپر حرج کیجاے
تو جہٹ انکار کر جاوے **قال** اب دیکہئے کہ اوسپر
جو جواب الجواب شیر علی صاحب نے پرچہ منشور محمدی مین
درج کرایا اور انکے سات نوع نکالین کہ جو بالکل نہ تو سوال
سے اور نہ جواب سے میل کہاتے ہین ہان انکو جو لکہنا
ہی تہا تو جواب کے مطابق لکہتے کہ ہمکو اسکے نبی ہونے مین
شک ہی تو بیشک مین جواب دینے کا مستحق ہوتا کیونکہ
مین نے وعدہ کیا تہا کہ آپ اوس گروہ مین جو مسیح کو
نہین مانتے شریک ہو جائین تو جواب دینے مین کچہ تامل
نہین ہے مین ضرور جواب دیتا اور آپ عرض کرتا ہون
کہ اگر اب ایسا ظہور مین آوے تو کمربستہ طیار ہون
پر نہین معلوم کہ جناب نے کس مدرسہ مین تعلیم پائی ہی
کہ جسکے جنس کچہ ہو اور اوسکے نوع ایسے نکالنا سیکہے کہ
جو بالکل اوسکے لایق نہون مہربانی کرکے مجکو بہی ایسے
مدرسہ سے آگاہ کرین جسمین ایسی تعلیم ہوتی ہی اسکے معلم
کون صاحب شعور ہین اون پر آفرین اور وہانکے طالب
علمون پر صد آفرین۔ پہر لکہتے ہین کہ اس مین شک نہین کہ
اکثر دیکہنے مین آیا ہے کہ جو لاہون کے مولویون کی ایسی ہی
حالت ہوا کرتی ہی سوال کچہ تو جواب کچہ اگر پیشتر سے یہہ
بات مجہہ پر ظاہر ہو جاتی تو سکو اختیار کرتا مین مطلق واقف
نہ تہا کہ جناب سوال کچہ کرینگے اور اوسکے برعکس و رحیلسر
کے دریا مین ڈوبتے اوچہلتے ہوے جواب الجواب لکہنے
پر کمر باندہینگے **انتہی ملخصًا**۔ **اقول** لالہ صاحب
کی تحریر کیا ہی کشت زعفران ہی کہ جسکے دیکہنے سے بی اختیار
ہنسی آتی ہی آپ نے **نوع** اور **جنس** اور **دور**
تسلسل کے الفاظ اگر اس غرض سے لکہی ہین کہ پادری
لوگ منطقی سمجہکر کچہ عزت کرین تو کچہ مضایقہ نہین اور اگر آپ
نے ہمکو یہہ الفاظ اپنا مبلغ علم ظاہر کرنے کے واسطے لکہے
ہین تو یہہ آپ کے محض نادانی ہی کیونکہ ہم خوب جانتے
ہین کہ ابہی تک آپکا املا بہی درست نہین چنانچہ آپ نے
صفحہ ۲۲ کے سطر ۴ مین لفظ تامل کو **تعمیل** لکہا ہے
اور اللہم انصر من نصر دین محمد کو کہ جملہ دعائیہ ہے آپ نے
نصیر الدین محمد پڑہا اور ایک شخص کا نام تصور کیا اور تعلیم
کے معنے سیکہنے کے سمجہتے ہین اب مین آپ سے پوچہتا
ہون کہ آپ نے کس مدرسہ مین پڑہا ہے اور وہان کے
مدرس کون صاحب شعور ہین غرض کہ جو مدرس ہو
اوسپر آفرین اور اوسکے شاگردون پر صد آفرین اور
جواب یہہ تحریر فرماتے ہین کہ اگر جناب کو جواب الجواب
لکہنا تہا تو جواب کے مطابق لکہتے کہ ہمکو مسیح کی نبوت مین شک ہے

ایشیائے روم کا مختصر حال

مندرجہ حال اوس روم کا ہی جو ایشیا مین داخل ہے روم کا ایک بڑا حصہ جسمین شہر دارالسلطنت قسطنطنیہ واقع ہی فرنگستان روم مین داخل ہی اسواسطے اس روم کا بھی حال مختصر اوس فرنگستانی روم کی واقفیت پر حصر ہی - اس ملک کو ایشیا تک ترکی یعنے ایشیائی ترکستان بھی کہتے ہین - لیکن اسمین شام اور عرب اور ایران کے حصہ بھی شامل ہین گزشتہ تین ہزار سال مین جیسا انقلاب بادشاہون کے سلطنتونکا اس ملک مین رہا کسی ملک مین نہین رہا کبھی یونانی آئے کبھی رومی لشکر لائے کبھی ایرانی چڑہے کبھی عرب چڑہے کبھی کبھی تاتاری اٹھے - کبھی فرنگستانی بادشاہ بن بیٹھے غرضکہ جس نے اس ملک کو فتح کیا نئے نئے نام صوبون اور اضلاع کے تجویز کئے عیسائیون قدیمی کتابون مین لکھا ہی کہ ۵ ہزار ۸ سو ۵۸ سال گذرے جب خدا نے اول ہی اول اس ملک مین پہلا آدمی پیدا کیا اور بعد فرو ہونے طوفان کے نوح کا جہاز اسی جگہہ یعنے اسی ملک مین لگا تھا اسی ملک سے آدمی تمام جہان مین پھیلے اور اسی ملک مین بادشاہ اول ہی اول ہوا - آپ بھی وہان کی زمین کو کہودا جاتا ہے تو اوس ملک کے قدیمی حکام کی تصویرین اور یادگارین نکلتی ہین جس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملک زیرنگین بڑے بڑے بادشاہونکے رہا ہی - حضرت عیسی مسیح اسی ملک مین پیدا ہوے تھے اور اسی سبب سے عیسائی مذہب والون کے بڑے بڑے مقامات پرستش کے وہان موجود ہین - یہ ایشیائے روم ۳۰ سے ۴۲ درجے عرض شمالی اور ۲۶ سے ۴۸ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے - اسکے مشرق مین ایران جنوب مین عرب اور مغرب مین میدی ترینین اور شمال مین دار دنیلز - مارمورا - باسفورس بلیکسی وغیرہ ہی - مشرق سے مغرب تک ہزار میل طول اور شمال سے جنوب تک ۹ سو میل عرض گویا ۹ لاکھہ نوے ہزار میل مربع کی وسعت مین ہے آدمی تخمینا ایک کروڑ ۲۰ لاکھہ ہین - اس حساب سے اوس جگہ کی آبادی فی مربع میل ۲۵ - آدمیون سے کم ہی - پہاڑون مین طارس اور ہارآرات بڑے مشہور ہین - طارس کا سلسلہ میدی ترینین کے کنارے سے قریب قریب راس خلر دوینا سے فرات تک چلا گیا ہے اور آرآرات اور آرم مین روس اور ایران کی سرحد پر سترہ ہزار فیٹ سطح بحر سے بلند ہے - عیسائیون کا قول ہے کہ جب نوح علیہ السلام کے زمانہ مین طوفان آیا تھا تو نوح کا جہاز اسی آرآرات پہاڑ پر آکر لگا تھا - ندیون مین دجلہ اور فرات بڑی نامی ہین کہ جو دونون بصرہ سے کچھ دور اوپر ملکر شاہ ایوب کے نام سے خلیج ایران مین گرتے ہین - فرات پندرہ سو میل طول مین ہے اور دجلہ اٹھہ سو میل طول مین ہے بعلبک سے قریب چالیس میل طرف مغرب میدی ترینین قریب کنارہ زیبل کے پنجے